رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائیگی

(۱) عوام صہ

(۲) خواص سے عہ

(۳) ہندوستان سے باہر ۶

(۴) غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۱۲ آنہ

اخبار الحکم قادیان

۲۸ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء
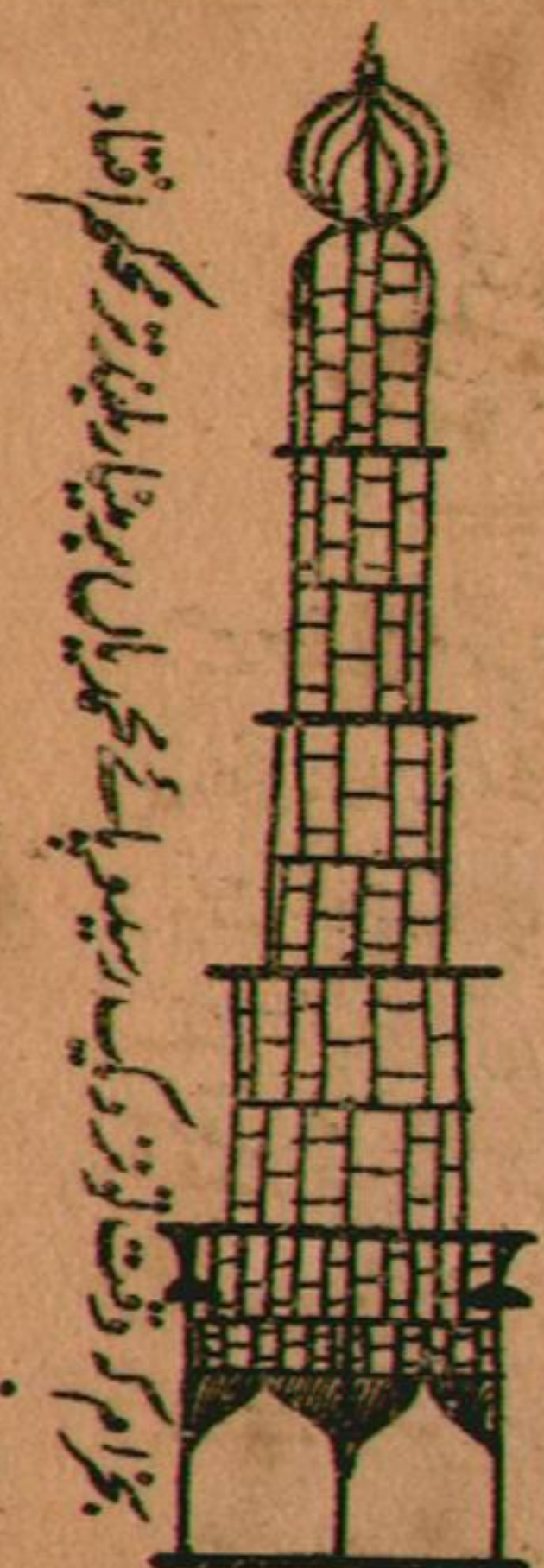
چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ۔ ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۳۳ ۔ قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے ۔ جلد ۱۶

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

امن اور سکون ہوگا

اگرچہ گورنمنٹ ہمارے سلسلہ کے حالات سے آگاہ ہے اور وہ جانتی ہے کہ ہماری جماعت کا کوئی فرد اس قسم کی تعلیم اور تذکیر نہیں کرسکتا جو کسی قسم کے **فساد یا بغاوت** کی طرف لیجاوے - بلکہ اس کے لئے اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہی یہ عہد کرنا پڑتا ہے کہ

"فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہوگا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے"

تاہم رفع غلط فہمی کے لئے میں توجہ دلاتا ہوں کہ اس قسم کی بیہودہ اور دوراز کار باتوں کو سلسلہ احمدیہ کے کسی فرد سے منسوب کرنا سخت غلطی ہے اس لئے ہم خوست کی احمدی جماعت کے دامن کو اس سے پاک ٹھہراتے ہیں - یہ محض دشمنوں کی شرارت اور غلط بیانی ہے اور پانیر کے نامہ نگار کو اس خبر کی تحقیق میں سخت دھوکا لگا ہے ۔

دارالامان کا ہفتہ

۱ - حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت الحمد للہ اچھی ہے آجکل آپ کی توجہ **جماعت** کی اندرونی **اصلاح** کی طرف ایک خاص جوش کے ساتھ ہو رہی ہے یوں تو ہمیشہ آپ جماعت کے ہر فرد کو اپنی ذاتی اور شخصی اصلاح کی ہدایت اور نصیحت فرماتے ہیں مگر ان ایام میں خصوصاً اور ہر ستوجہ ہیں آپ چاہتے ہیں کہ جماعت کے تمام افراد میں حسن معاملہ حسن معاشرت - اخوۃ ایک دوسرے کی ہمدردی اور مروۃ پیدا ہو -

باہمی نزاعیں اگر ہوں اٹھ جائیں اور **نزعنا ما فی صدورھم من غل** کا نقشہ نظر آجاوے

سستی اور کاہلی کو لوگ ترک کریں

ہر قسم کے اسراف اور خود غرضی سے لوگ پرہیز کریں

حقوق العباد کی کامل نگہداشت اور اپنے نفوس کا محاسبہ کرتے رہیں - اور حقوق اللہ کی قدر کریں -

غرض آپ جماعت کو تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ مقام پر دیکھنا اور پہنچانا چاہتے ہیں - اس مقصد کے لئے آپ نوحی دعوت پر عملدرآمد کر رہے ہیں **رات دن** قوم کو آگاہ اور متنبہ کرتے رہتے ہیں - گذشتہ جمعہ کو سورہ **نوح** کی ابتدائی آیات پر آپ نے خطبہ پڑھا اور اپنے آئینہ میں قوم کی حالت مشاہدہ کراکے بتایا کہ **استغفار اور توجہ الی اللہ** سے کام لو نوح نے اپنی قوم کو عذاب سے پہلے ڈرایا تھا - میں بھی تمہیں ڈراتا ہوں اپنی اصلاح کرو **نوح** کی قوم نے اس **دعوت** الی الحق کی قدر نہیں کی تو اس کا نتیجہ جو ہوا وہ سب کو معلوم ہے - ایسا ہو اس دعوت کو بے پروائی سے سننے کا بدنتیجہ بھگتنا پڑے

چونکہ اول مخاطب آپ کی قادیان کی جماعت تھی اور ہے اس لئے انہیں ان کی کمزوریوں سے مطلع کیا اور جو جو فروگذاشتیں مہاجرین قادیان سے ہوئی تھیں ان پر انہیں متنبہ کرکے ترقی کرنے کی ہدایت فرمائی

بہرحال آپ کی توجہ اسطرف مبذول ہے کہ یہ جماعت

حزب اللہ اور اہل اللہ کی جماعت ہو

خدا کرے کہ آپ کی یہ پاک اغراض ہمارے ذریعہ پوری ہوں اور ہم ہی وہ جماعت ہوں جو ہمارا امام چاہتا ہے کہ وہ خدا کی رضا کے نیچے اپنی گردنیں رکھدینے والی ہو - اور وہ **مصلحین** کی جماعت ہو آمین

۲ - خواجہ صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک خط لکھا ہے جس میں خواجہ صاحب کو دعاؤں کی کثرت کی طرف توجہ دلائی ہے اور تاکید کی ہے کہ وہ

کالج میں داخل ہو جائیں

۳ - حضرت صاحبزادہ صاحب کا کوئی خط یا تار پورٹ سعید ہی سے آئیگا - اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کا حامی و حافظ ہو آمین

۴ - **مدرسۃ البنات** کی طرف سکرٹری صاحب صدر انجمن کو میں نے توجہ دلائی ہے اور انہوں نے توجہ کی ہے - مجھے امید ہے کہ **مدرسۃ البنات** کا انتظام تعلیمی امور سے دلچسپی رکھنے والی خواتین کے سپرد کردیا جائیگا اور اسطرح پر مدرسہ کے ساتھ نہ صرف دلچسپی بڑھ جائیگی بلکہ اس کی حالت عمدہ ہو سکیگی وباللہ التوفیق -

اسوقت محترمہ **سکینۃ النساء** قاضی اکمل صاحب کی اہلیہ مدرسہ کی انچارج ہیں جو اپنی قابلیت اور ذہانت کی وجہ سے قادیان ہی میں نہیں بلکہ اخبار خواں خواتین میں عزت کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں -

مدرسہ کے نصاب کی طرف بھی توجہ بکار ہے اور اس جدید انتظام میں خدا کے فضل سے امید ہے کہ ان تمام امور کی طرف توجہ ہو جائیگی جن کی طرف میں نے وقتاً فوقتاً توجہ دلائی تھی میں سمجھتا ہوں کہ وقت آرہا ہے کہ ہماری لڑکیوں کا مدرسہ بہترین مدرسہ ہو -

۵ - بجٹ اور تعمیر کا کام شروع ہے اور خوب زور سے شروع ہے - روپیہ کی ضرورت ہے -

(۶) - ماسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور ٹاوہ کی انجمن ہدایت الاسلام کے جلسہ سے واپس آگئے - وہاں ان کے لیکچروں نے آریوں میں کھلبلی اور نانک پنتھیوں میں دلچسپی پیدا کردی ہے - مفصل پھر -

(۷) - حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات کی دوسری جلد جس میں **آریوں** - ہندوؤں اور برہموؤں وغیرہ کے نام خطوط ہیں عنقریب شائع ہونیوالی ہے -

احمدی قوم توجہ کرے

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک درد بھری تقریر میں فرمایا کہ تم فارغ نہیں ہو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں بحث کرنے کے لئے وقت پاؤ بلکہ تمہارے لئے بہت سے کام ہیں۔ ہزاروں لوگ خدا کے منکر ہیں۔ تمہارا فرض ہے کہ ان کے آگے خدا کی ہستی کی دلائل پیش کرو۔ ہزاروں نبوت کے منکر ہیں۔ ہزاروں ملائکہ کے منکر ہیں۔ ہزاروں قرآن مجید کو نہیں مانتے۔ ہزاروں یوم آخرت سے انکار کرتے ہیں۔ تمھیں چاہئے کہ ان بے خبروں کو خبر دو ان جاہلوں کے آگے علم کے خزائن رکھو۔

اس ارشاد کی تعمیل میں میں نے جیون تت جو دیو سماجیوں یعنی دہریوں یا انسان پرستوں کا ایک اخبار ہے اس کا ایک مجموعی طور پر جواب دیا تھا اسپر ۳۰ جولائی کے پرچہ میں اس نے کچھ لکھا ہے جس کا مکرر جواب دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا ایک ہی اعتراض ہے کہ دنیا میں ہزاروں لوگ تباہ ہو رہے ہیں۔ اگر خدا ہے تو وہ ظالم ہے۔ میں اسے ڈاکٹر کی مثال دیکر پھر گورنمنٹ کا حوالہ دیکر سمجھا چکا ہوں مگر وہ نہیں سمجھتا۔ تعجب ہے کہ وہ ایک سلطنت کے راز اور اس کے تمام احکام کے مصالح سمجھنے سے قاصر ہیں مگر خدا کی سلطنت سے پوری واقفیت رکھنی چاہتے ہیں بلکہ خدا کو اپنے حکم کی ماتحت رکھ کر پھر اسکو ماننے کا اقرار کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی پرچہ میں ایک منکر خدا لکھتا ہے کہ اگر خدا ہے تو وہ گیلی مٹی سے جو میز پر رکھ دی جائیگی گڑیاں بنا دے۔ ناداں یہ نہیں سمجھتا کہ یہ کام تو خدا کا ایک بندہ بھی کر سکتا ہے۔ خدا کوئی تمہارا ماتحت ہے کہ تمہاری بات مانے اگر تم اسے نہیں مانتے تو اس کا کیا حرج ہو رہا ہے کچھ اپنا ہی نقصان کر رہے ہو اسی طرح وہ لکھتا ہے کہ خدا اگر ہے تو کورے کاغذ پر پنسل سے کچھ لکھ دے اور پھر لکھتا ہے کہ خدا ہے تو بند جیبی گھڑی کو چلا دے حالانکہ یہ وہ کام ہیں جو خدا کے عاجز و ناتواں بندے کر رہے ہیں۔ پھر اسی اخبار میں لکھا ہے کہ یورپ کے ایک سرکردہ ملک سے خدا پرستی کی تعلیم موقوف ہو گئی۔

چنانچہ مسٹر ڈبلیو گرنٹن بیری نامی ایک عیسائی اخبار سنڈے ایٹ ہوم میں لکھتے ہیں کہ فرانس کے سکولوں سے خدا۔ الہام۔ انجیل وغیرہ کو نکالا جا رہا ہے اور اس خالی تخت پر دین اور سائنس کو گدی نشین کیا جا رہا ہے۔ ایسا ہی انگلینڈ میں ایک سوسائٹی ہے جس کا یقین ہے کہ خدا پرستی اور اس پر مبنی مذاہب کی تعلیم سے دنیا میں طرح طرح کی جہالت خرابی اور فساد برپا ہوئے ہیں اور اسے ترک کر دینے میں ہی دنیا کی ترقی کی امید ہے۔ فرانس میں جب تک خدا پرستی اور اس پر مبنی عیسائی مذہب کی تعلیم جاری تھی تب تک جرائم کی تعداد ۱۵۰۰۰۰ تھی مگر اب جب سے ان غلط عقائد کی تعلیم کو ترک کر دیا گیا ہے تب سے یہ تعداد گھٹ کر ۹۴۴۲۲ رہ گئی ہے ؛

یہ حالات کس قدر درد انگیز ہیں۔ مگر ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے کیونکہ یورپ جس خدا کا منکر ہو رہا ہے وہ وہ خدا ہے جسے کانٹوں کا تاج پہنا کر یہودیوں نے گلگوری کے پہاڑ پر پھانسی دیدیا تھا اور جس کی مذہبی تعلیم کو جرم افزائی کا موجب قرار دیتا ہے وہ کفارہ کی تعلیم ہے اور بہت اچھی بات ہے کہ یورپ خود بخود اس سے منکر ہو رہا ہے اور اس سچے خدا سچی تعلیم کی لئے جگہ خالی کر رہا ہے جو اسلام نے پیش کی۔ پس ہم لوگوں کا فرض ہے کہ ہم سچے خدا سچے نبی سچے مذہب کو یورپ کے سامنے پیش کریں۔ لیکن یہ بات زیر نظر رہے کہ اگر وہ ذخیرہ علم جو ہمارے مولویوں اور پیروں کے پاس ہی کافی ہوتا تو خدا سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم نہ کرتا۔ اپنے پیارے مسیح موعود کو نہ بھیجتا۔ پس تم خدا کو منواؤ مگر اس سلسلہ کو پیش کر کے۔ مسئلہ نبوت منواؤ مگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر مگر اس سلسلہ کے ذریعے۔ ملائکہ منواؤ۔ یوم آخرۃ منواؤ اسی سلسلہ کی مدد سے تم ان نادانوں کو جو کہتے ہیں کہ اگر تم دنیا میں سورج۔ چاند اور ان کی مفید روشنی دیکھ کر خدا کے نیک صفات کا خیال کرتے ہو تو آئے دن کی تباہیاں دیکھ کر اس کے ظلم کا خیال بھی کرو۔ یہ جواب دو کہ آیا تم گورنمنٹ برطانیہ کو منصف مانتے ہو یا نہیں۔ اگر باوجود آئے دن کئی پھانسیوں کے دیکھنے کے اسے عادل اور منصف کہتے ہو اور گورنمنٹ کے تمام احکام کے مصالح بتلانے سے قاصر ہو تو پھر ایسے واقعات دیکھ کر جن کے مصالح کی تہ تک تمہاری محدود کھوپری نہیں پہنچ سکتی۔ خدا پر ظلم اور بے انصافی کا الزام لگانے کا کفر کیوں بکتے ہو خدا تمھیں ہدایت دے ؛ (اکمل۔ قادیان)

تبلیغی خط

میرے محترم بھائی سید محمد صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ ایک مشہور اہل قلم اور ممتاز اخبار نویس ہیں سلسلہ عالیہ کی تبلیغ کا انھیں بیحد جوش ہے اور یہ جوش ہمیشہ ان کے قلم کو حرکت میں رکھتا ہے مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی **مایہ ناز** کتاب کا جواب انھوں نے نہایت قابلیت سے دیا جو تشحیذ میں چھپ چکی ہے۔ اور مختلف رسالے اور ٹریکٹ انھوں نے لکھے ہیں۔ حال میں انھوں نے ایک خط اپنے کسی عزیز کے نام بجواب چند سوالات عزیز لکھا ہے جس میں **وفات مسیح** و ختم نبوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو بین دلایل سے ظاہر کیا ہے۔ اس خط کو سید موصوف نے بطور ٹریکٹ شائع کر دیا ہے جو صاحب چاہتے ہیں وہ ۲ پائی کا ٹکٹ بھیجکر مولوی سید صادق حسین صاحب مختار عدالت سکرٹری انجمن احمدیہ سے طلب کریں ؛

خواجہ دل محمد صاحب اور حضرت باوا نانک صاحب

خواجہ دل محمد صاحب ایم اے۔ پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے جو اس سے پہلے اپنی خوش نوا نظموں کیلئے مشہور تھے حال میں رسالہ مخزن میں حضرت باوا نانک صاحب کی ذات ایک حملہ کیا گیا ہے کہ حضرت باوا نانک صاحب ہندو مذہب و ملت کی قیود سے پاک تھے۔ اس حملہ کا جواب میرے معزز ہمعصر نور کے قابل ایڈیٹر شیخ محمد یوسف صاحب نے بڑی عمدگی سے

ہو اور قابلیت سے دیا ہے اور نہایت شرح و بسط کے ساتھ گرنتھ صاحب اور سکھ ازم کی مستند تاریخ کی بنا پر ثابت کیا ہے کہ باوا صاحب ہندو مذہب سے آزاد تھے۔ بلکہ وہ ایک باخدا ولی اللہ تھے۔ اور ایک حقیقی مسلمان کی طرح انھوں نے اپنی زندگی بسر کی یہ مضمون قابل دید اور قابل اشاعت ہے اور میں ایڈیٹر صاحب الحق کی تائید کرتا ہوں کہ اسے گورمکھی حروف میں بصورت ٹریکٹ شائع کرنا چاہئے۔

احمدی مستورات کے لئے
پہلا اور اکیلا ماہوار رسالہ

احمدی خاتون

پہلے نمبر کے مضامین

(۱) کچھ اپنی نسبت
(۲) نورانی کرن یعنی امیر المومنین نورالدین کی تربیت کی کہانی ان کی اپنی زبانی
(۳) پاک لوریاں
(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ عورتوں کو۔
(۵) شجرۂ حقوق اولاد
(۶) اسلام سے پہلے عورتوں کی دردانگیز حالت۔
(۷) نوزائدہ بچہ کی حفاظت
(۸) سلک مروارید

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے گھرانے میں دینداری کا مذاق پیدا ہو اور مستورات کی تربیت و اصلاح ہو تو احمدی خاتون منگوا کر پڑھیں سالانہ قیمت عہ جو پیشگی لیجائیگی۔

درخواستیں بنام
منیجر "الحکم" قادیان آنی
چاہئیں۔

[illegible]

بارہ آنہ دوائی

[illegible]

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الاماں لیکن ہمارا کام صرف باتوں ہی سے نہیں چلتا ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں کبھی دھوکہ ہے
قوائے تناسل کے متعلق اندلوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ میں نے اس مرض کی لئے یہ معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہے۔ اول نمونہ مفت منگائے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائے قیمت فی بکس عہ

طلاء طلسمی

پیرانہ سالی اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء سے فائدہ اُٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ وہ اسکو پائیں۔ قیمت ۸ ماشہ عہ

سرمہ سلیمانی

آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ عہ

سنون دندان

دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا۔ قیمت فی بکس ۴ر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ
احمدیہ بلب گڈہ

ٹریکٹ سیریز

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ نے کچھ عرصہ پیشتر یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع کئے جاویں تاکہ تبلیغ اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت عام ہو سکے۔ اور اس **مقصد** کے لئے آپ کے دل میں ایک زبردست تحریک اور جوش تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ جوش اور تحریک بے اثر نہیں رہی۔ اس تحریک سے متاثر ہو کر بعض دوستوں نے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ لکھ کر شائع کئے ہیں۔ جن میں سے اس وقت تک دو میری نظر سے گذر چکے ہیں۔ ایک صوفی غلام محمد صاحب بی اے نے کلمہ طیبہ **لا الٰہ الا اللّٰہ** پر لکھا ہے اور دوسرا حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہوری نے شائع کیا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تقریر جو آپ نے یکم مئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز جمعہ ایک سوال کے جواب میں کی تھی درج ہے۔ یہ تقریر ۔ مئی ۱۹۰۸ء کے الحکم میں درج ہو چکی ہے اس ٹریکٹ کے اخیر میں تعلیم القرآن یا آئینہ اسلام ایک مکتوب کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت کھڑک سنگھ پر اتمام حجت کی غرض سے لکھا تھا۔ اور جس کو الحکم نے بڑی محنت سے حاصل کر کے ۲۰ ستمبر ۱۹۰۳ء کو شائع کر دیا تھا۔ قریشی صاحب نے ان ہر دو مضامین کو نہایت خوبصورت چھاپ کر شائع کیا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ایک لاکھ اسے شائع کیا جاوے۔ اگر احباب اس میں امداد کریں تو یہ ضرور شائع ہونا چاہئے۔ مجھے اس ٹریکٹ کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اور **الحکم** کی خدمات کی توفیق کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور میرا سر جھک گیا۔ آج شاید ابھی وقت نہیں کہ لوگ اس کی پوری قدر کر سکیں۔ مگر وقت آئیگا کہ **الحکم** نے سلسلہ کی تاریخ کو جس طرح محفوظ کرنے کی توفیق پائی ہے وہ عزت کی نظر سے دیکھی جائیگی۔ خدا کے مامور کی وہ باتیں جو ہوا میں اڑ جا سکتی تھیں الحکم اور صرف الحکم کو موقعہ ملا کہ اس نے ان کے محفوظ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے توفیق پائی۔ اور آج وہ دوسروں کے لئے محض آسان اور معمولی کام ہے۔ قریشی صاحب نے اس سے پہلے **الحکم** کی شائع کردہ حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح کی تفسیر سورۃ جمعہ کو بھی نہایت خوشخط شائع کیا تھا۔ بہرحال یہ ٹریکٹ شائع ہو چکے ہیں ایڈیٹر **الحکم** نے بھی ایک ٹریکٹ ایک تحریک پر لکھا ہے جو اس اخبار کی اشاعت تک انشاء اللہ شائع کیا جاویگا۔

میں جب کسی اپنی پرانی تجویز کو عملی صورت میں دیکھ کر اس کا اظہار محض خوشی سے کرتا ہوں تو بعض لوگ جنہیں عادت ہے کہ وہ ہنسی اڑائیں ضرور کہا کرتے ہیں کہ ایڈیٹر **الحکم** ہر تجویز کے متعلق کہدینے کا عادی ہے کہ سب سے پہلے یہ میرے دماغ میں آئی۔ مگر میں خوشی کے ساتھ پھر یہ کہتا ہوں کہ **ٹریکٹ سیریز** کی تجویز ۱۸۹۸ء میں سب سے پہلے میں نے پیش کی تھی لیکن چونکہ ہر کام کے لئے ایک وقت ہوتا ہے اس لئے اب اللہ تعالیٰ نے حضرت **خلیفۃ المسیح** کے منہ سے اسے نکلوا کر عملی رنگ دیدیا۔

جن لوگوں کے پاس الحکم کے فائل موجود ہیں وہ جلد ۲ کے نمبر ۸ ۔ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۹۸ء کے پہلے صفحہ کو پڑھیں۔ جس پر **ٹریکٹ سیریز** کی تجویز کو شائع کیا گیا ہے۔

بہرحال اس سوال کو چھوڑ کر کہ یہ تجویز جدید ہے یا قدیم ضرورت اس امر کی ہے کہ کثرت سے ٹریکٹ شائع ہوں۔

ہر شخص چونکہ قلم سے کام نہیں لے سکتا اس لئے جن کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ قلم سے کام لیں اور جو ہاتھ میں قلم نہیں رکھتے مگر دل میں جوش رکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو آفاق میں پہنچانے کے خواہشمند ہیں وہ اس مقصد کے لئے **مالی قربانی** کریں اور ان لکھے ہوئے ٹریکٹوں کی اشاعت کریں۔

ایڈیٹر الحکم اپنے ناظرین سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ اسے **ایک لاکھ** ٹریکٹ شائع کرنے میں مدد دیں۔ پہلا ٹریکٹ صرف دو ہزار چھاپا گیا۔ آئندہ ہر ٹریکٹ **دس ہزار** چھاپنے کا ارادہ ہے۔ میں صرف سوا ایسے منتخب دوستوں کی امداد چاہتا ہوں جن میں سے ہر ایک ایک ایک سو ٹریکٹ کا خرچ اپنے ذمہ لے۔ یہ ٹریکٹ ۸ صفحہ سے لیکر ضرورتاً ۱۶ صفحہ تک کتابی سائز کے ہونگے اور ۳ فیصدی کے حساب سے مہیا کئے جاسکینگے۔

جو صاحب چاہتے ہیں کہ اس کار خیر میں حصہ لیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی غرض اور مقصد کو پورا کر کے ان کی دعاؤں میں شامل ہوں وہ مجھے اطلاع دیں تاکہ ہر ایک ٹریکٹ شائع ہونے پر انہیں بھیجدیا جایا کرے۔ اور وہ اسے اپنے شہر اور گرد و نواح میں پڑھے لکھے لوگوں میں مفت تقسیم کر دیا کریں۔ جن لوگوں کے متعلق میں پہلے سے جانتا ہوں کہ وہ اشاعت کے کام میں حصہ لینے کو ہر وقت آمادہ رہتے ہیں ان کی خدمت میں اس تحریر کے ذریعہ سے صرف اتنی یاد دہانی کرانی ضروری ہے کہ بہتر ہوگا وہ اپنے ساتھ دوسرے دوستوں کو بھی شریک کر لیں۔

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے یہ تحریک بڑے جوش سے کی تھی اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ ضرور بابرکت اور مفید ہوگی۔ اور اس تحریک سے مومنین **دینی** اور دنیوی برکات حاصل کرینگے یہ بھی یاد رہے کہ ۵ سے کم ٹریکٹ باہر روانہ نہونگے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ازراہ کرم ایڈیٹر الحکم کے پہلے ٹریکٹ کے لئے اپنے **طیب** اور **پاک مال** میں سے **تین روپیہ** اس کی اشاعت کے لئے عطا فرما کر اس کام کا افتتاح فرمایا ہے۔ اس رقم کے لئے **دو سو ٹریکٹ** ان لوگوں کو بھیجے جا سکتے ہیں جو خرید کر مفت شائع نہیں کر سکتے۔ مگر اس کے لئے محصول انہیں ادا کرنا ہوگا

(خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان)

فیوضات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(حدثنا امیر المومنین)

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ایک اخشی اللہ عالم میں نے دیکھا ہے۔ ایک مخالف اسلام کے بعض اعتراضوں کے بارے میں میں نے حضور میں عرض کیا کہ ان کے جواب کے متعلق موجودہ صورت میں مجھے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ان اعتراضوں کا ذکر ہی نہ کروں اور اگر کروں تو الزامی جواب دیدوں۔ یہ سن کر آپ کو جوش آگیا۔ فرمایا جس بات پر تمہیں خود تسلی نہیں اسے دوسروں کو منواتے ہو؟ مومن ایسا ہرگز نہیں کرتا۔ یہ کلمات طیبات سُن کر مجھے یقین ہوگیا کہ یہ بزرگ بڑی خشیت الٰہی رکھنے والا ہے اور کوئی بات نہیں کہتا جس کا خود اسے یقین نہیں۔ اس بزرگ کا نام **مرزا** احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کونوا مع الصادقین دوسرا فائدہ میں نے آپ کی صحبت میں یہ اٹھایا کہ دُنیا کی محبت مجھ پر بالکل سرد پڑ گئی۔ کوئی ہو مخالف یا موافق میرے تمام کاروبار اور تعلقات کو دیکھے کیا مجھ میں ذرہ بھر بھی حب دنیا باقی ہے یہ سب مرزا کی قوت قدسیہ اور فیض صحبت سے حاصل ہوا۔ یہ تو مشہور ہے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ پس میں نے مرزا کی صحبت سے وہ فائدہ حاصل کیا۔ جو تمام تعلیمات الٰہیہ کا منشاء ہے اور ذریعہ نجات اور اسی دنیا میں بہشتی زندگی۔

ولیعفو عن کثیر ایک شخص سے کسی نے کہدیا تم جھوٹ بولتے ہو اس پر وہ بہت ہی طیش میں آگیا۔ اور سخت سست کہنے لگا۔ اس کی آواز حضور (مسیح اول) کے گوش مبارک تک پہنچ گئی۔ فرمانے لگے کیا اس شخص نے اپنی عمر بھر میں کبھی جھوٹ نہیں بولا جو یہ اس قدر غیظ و غضب میں آرہا ہے۔ اتنی مدت خدا تعالیٰ نے ستاری سے کام لیا۔ اگر ایک بار کسی کی زبان سے جھوٹا کہلوا دیا تو اسے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے تھی۔ اور خدا کے حضور شرمسار ہونا تھا نہ یہ کہ شور ڈال دیا۔

واتقوا اللہ تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ تمام نیکیوں کا جامع یہ مبارک کلمہ ہے کہ اتقوا اللہ۔ ایک دفعہ حضور انور سے ایک مخلص نے عرض کیا کہ مجھے ایک ہی نصیحت ایسی دیدیں جس سے میری دنیا و دین سنور جائے۔ اور میں لوٹا پلنے والوں میں سے ہوں فرمایا

"خدا سے ڈر اور سب کچھ کر"

یہ حضور ہی کے الفاظ ہیں جو مجھے یاد ہیں۔

المومن ینظر بنور اللہ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ موجودہ مادی ترقی اور کالجوں کی تعلیم اور اس کا اثر دیکھ دیکھ کر خیال آتا ہے کہ دین کی طرف توجہ کب ہوگی۔ فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے پہلی رات کا چاند سب کو نظر نہیں آیا کرتا۔

نبی کو جو فراست دیجاتی ہے وہ دوسروں کو نہیں دی جاتی حضور نے جب میری بیعت لی تو میرا ہاتھ پہنچے سے پکڑا۔ حالانکہ دوسروں کے ہاتھ اس طرح پکڑتے جیسے مصافحہ کیا جاتا ہے۔ پھر مجھ سے دیر تک بیعت لیتے رہے۔ اور تمام شرائط بیعت کو پڑھوا کر اقرار لیا۔ اس خصوصیت کا علم مجھے اُس وقت نہیں ہوا مگر اب یہ بات کھل گئی۔

فاعتبروا یا اولی الابصار مومن کو چاہئے کہ عبرت پکڑے اور ہر ایک واقعہ سے جو دیکھے کوئی نہ کوئی نصیحت حاصل کرے۔ ایک دفعہ حضرت اقدس کے مکان کے نزدیک رنڈی کا ناچ ہو رہا تھا۔ آپ نے آدمی بھیجکر دریافت کیا کہ یہ کیا لیتی ہے۔ معلوم ہوا پانچ روپے۔ فرمایا میں (مسیح موعود) نے وہ رات سجدہ ہی میں گذار دی۔ جوں جوں اس کی آواز پہنچتی میں ندامت سے دبا جاتا۔ کہ اللہ اللہ ایک پانچ روپے سے حقیر رقم لیکر یہ خدمت کو ساری رات کھڑی ہے۔ اور ہم جو اپنے مولیٰ کے ہزار ہا نعمتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور ہر وقت اس کے احسان اور انعامات کی بارش ہوتی رہتی ہے ایسے غافل ہوں (تشحیذ الاذہان)

درخواست تعطیل جمعہ کے متعلق ہمارا فرض

تعطیل جمعہ کے متعلق جس تحریک کی تجدید حضرت امیر المومنین نے کی تھی وہ بالآخر وائسرائے کی کونسل تک جا پہنچی ہے۔ چنانچہ کونسل میں اب اس کے متعلق سوال پوچھا جا چکا ہے۔ اب جس امر کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ مختلف **انجمنیں** باقاعدہ اس تحریک کی تائید کریں۔ ہندوستان میں کشمیر سے لیکر راس کماری تک اور رنگون سے لیکر پشاور تک ہر جگہ کی اسلامی انجمن کا فرض ہے کہ وہ **تعطیل جمعہ** کے متعلق اپنے جلسوں میں باقاعدہ ریزولیوشن پاس کرکے گورنمنٹ ہند کو بھیجدیں احمدی انجمنیں جو جگہ بجگہ قائم ہیں انہیں بھی مناسب ہے کہ وہ اس قسم کے جلسے کرکے گورنمنٹ ہند میں تحریک کریں کہ جمعہ کیلئے کم از کم دو تین گھنٹہ کی رخصت **عام طور** پر سرکاری دفاتر اور تمام محکموں میں دیجایا کرے۔ تاکہ مسلمان **نماز جمعہ** کے ادا کرنے میں کوئی وقت محسوس نہ کریں خدا کے فضل سے امید ہے کہ یہ تحریک اب منظور ہو جائیگی مسلم لیگ اور بعض دوسری انجمنوں نے اس کے تائیدی ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ دوسرے خاموش رہیں۔ اس لئے تمام انجمنوں کا یہ **فرض** ہے کہ وہ اس **دینی** تحریک میں پورا زور لگائیں۔ گورنمنٹ ہند اگر **عام** خواہش کو محسوس کریگی تو وہ اس **سوال** تعطیل کو حل کر دینے کو لیار ہے۔

مختصر نوٹ

یسوعی مذہب کی اشاعت

یسوعی مذہب کی اشاعت

کے لئے جو کوششیں ہو رہی ہیں وہ کم از کم اس قابل ضرور ہیں کہ ہم ان سے سبق لیں اور ان کے دوش بدوش کام کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارا سلسلہ خصوصیت سے کسر صلیب کے لئے قائم ہوا ہے اور یہی وہ خطرناک فتنہ ہے جس نے تمام صداقتوں کا خون کر دیا ہے۔ مدراس کی کرسچن لٹریری سوسائٹی نے حال میں ایک کتاب سالانہ رپورٹ کے رنگ میں شائع کی ہے جس میں دکھایا ہے کہ صرف پروٹسٹنٹ فرقہ کے چار ہزار مشنری ہیں۔ یہ صرف ایک فرقہ کے مشنریوں کی تعداد ہے دوسرے واعظین اور کتابوں رسالوں اور ٹریکٹوں کے ذریعہ جو اشاعت ہو رہی ہے وہ ایک جداگانہ امر ہے کیا اس کے مقابل میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس چار واعظ بھی ہیں اور جو مستقل طور پر ان لوگوں میں کام کریں جو آجکل یسوعی مشنریوں کی بھیڑوں کا گلہ بننے والے ہیں؟

ہماری غفلت کا ایک اور واقعہ

مرتبہ اس امر کیطرف توجہ دلائی ہے کہ مسلمانوں کی وہ قومیں جو خانہ بدوش رہتی ہیں اور بعض وہ جماعتیں جو مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی اور غلط کاری سے ردی کی طرح پھینکی ہوئی ہیں یسوعی مشنریوں کی زیر نظر ہیں اور وہ ان میں کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ بھچھی وارہ قوم جو جرائم پیشہ سمجھی گئی ہے ان میں مکتی فوج بڑی محنت سے اپنا مشن پھیلا رہی ہے۔ ان اقوام کیطرف اگر توجہ کیجاوے اور ان میں اسلام کی حقیقت کو پھیلایا جاوے تو خدا کے فضل سے کیا بعید ہے کہ یہ ناکارہ قومیں سوسائٹی کا کارآمد جزو بن جاویں۔ آریہ سماجی لیڈروں نے اپنی تمام گری ہوئی قوموں کو جو صدیوں سے اچھوت اور چنڈال سمجھی گئی تھیں اُٹھانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ مگر ہم جن میں ذات پات کوئی شے نہ تھی۔ اور جو اخوت کے اعلیٰ مقام پر کھڑے ہو کر ہندوؤں کی تقسیم ذات کے مسئلہ پر ہنسا کرتے تھے آج خود اس کا شکار ہو کر شریف اور رذیل کی بنیاد گوشت اور پوست پر رکھ رہے ہیں۔ یہانتک بھی کچھ نہیں بگڑا تھا مگر اب تو ان تمام جماعتوں کو جنھیں ہم نے خود ذلیل قرار دیدیا تھا ایک مردار کی طرح پھینک دیا ہے کچھ بھی کوشش نہیں کیجاتی۔ کہ ان قوموں کو اٹھا کر ان میں تعلیم تربیت کے سلسلوں کو جاری کریں اور انہیں اسلام کے موٹے موٹے اصول سے واقف کر کے سوسائٹی کا ایک کارآمد جزو بنانے کی فکر کریں۔

احمدی جماعت کے لئے کام کا میدان

وسیع میدان — احمدی جماعت کے نوجوان اور کام کرنے

والے لوگ اگر اُٹھ کھڑے ہوں اور ان جماعتوں میں کام کرنے کے واسطے آمادہ ہو جائیں تو یہ ساری جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے احمدی سلسلہ کا ایک مفید جزو بن سکتی ہیں۔ جو قومیں کسی وقت اسلام میں داخل ہوئی تھیں جن کی ایک کثیر تعداد ممالک متحدہ ممالک متوسط اور بندیلکھنڈ وغیرہ میں ہے وہ اسلام سے محض ناواقف ہیں۔ ان میں ہندوؤں کی طرح سجدوں میں بت رکھ لینا بھی عیب نہیں سمجھا جاتا۔ اگر ان لوگوں میں کام کیا جاوے تو یہ لوگ بہت جلد اس سلسلہ کے فیوض و برکات سے حصہ لے سکتے ہیں۔ ہاں ضرورت ہے اُن لوگوں کی جو ان میں جا کر کام کریں۔ انھیں دین کی حقیقت سے واقف کریں۔ یہ بڑا وسیع میدان ہے۔ ہمارے ہندو بھائی اس پر بھی نظر رکھتے ہیں اور اب تو سناتنی بزرگ بھی شدھی کے موئد ہو چکے ہیں۔ اس سال کی ہندو سبھا کے سالانہ اجلاس میں بڑے زور شور سے شدھی کی تحریک کی تائید ہوئی ہے اور یہ یاد رکھو کہ اب شدھی کی لہر بڑے زور کیساتھ چلیگی۔ بڑی غفلت ہوگی اگر اس موقعہ پر خاموشی سے کام لیا گیا۔ تمھارے ملک اور جگہیں ایک طرف ہاتھ سے نکل رہی ہیں اور تمھاری جمعیت اور جماعت کو اسطرح کمزور کیا جا رہا ہے ایک وقت تھا کہ تم نوع انسان کے مرکز پر گھومتے تھے اور اشاعت اسلام کے لئے ہر شخص کے پاس جانے کو طیار تھے۔ آج خود تمھارے اپنے بھائی کس مپرسی کیحالت میں ہیں اور قریب ہے تم سے چھین لئے جاویں۔ مگر تمھارے کانوں پر جوں تک نہیں چلتی۔ احمدی نوجوانو اُٹھو اور اس میدان میں نکلو وہ قومیں جو بالکل ترک کر دیگئی ہیں ان میں چلے جاؤ اور ان میں رہکر انھیں سلسلہ حقہ سے آگاہ کرو اور سوسائٹی کا مفید جزو بنانے کی فکر کرو خدا تمھارے ساتھ ہوگا۔

چوہڑوں میں بیداری کی تحریک

ہندو قوم بڑی

زمانہ شناس قوم ہے اور اس عمدہ جوہر کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ شدھی کی زبردست تحریک تو جاری ہے وہ وقت دور نہیں کہ ہمارے ہندو بھائی چوہڑوں کو بھی شدھ کرینگے آج یہ بات ہنسی اور ناقابل عمل نظر آتی ہو مگر زمانہ اس کا ثبوت واقعات سے دیگا۔ کیونکہ چوہڑوں کی دلجوئی تو شروع ہو گئی ہے اور پہلے ان کا نام چوہڑوں سے بدل کر والمیکی رکھنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ اخبار ہندوستان کی تازہ اشاعت میں ایک نوٹ کے ذریعہ اسے ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان ہرگز اصرار نہیں کرتا

کہ ان لوگوں کو ان کی مرضی کے خلاف چوہڑے سے پکارے۔ اگر یہ لوگ جگہ جگہ والمیکی سبھائیں قائم کرکے اپنے کاروبار اور بیوہار میں صفائی اور دیانت داری کا عملی اظہار شروع کردیں تو کسی کو اسبات میں اعتراض نہ ہونا چاہئے کہ اُن کو آئندہ چوہڑے کی بجائے والمیکی نام سے یاد کیا جاوے"۔ یہ لوٹ اس بیداری کی تحریک کا آغاز ہے۔ جو ہمارے ہندو بھائی اپنی قوم کے اس ذلیل جزو کو کارآمد بنانے کے لئے ان میں کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ قوم کس طرح اُٹھائی جائیگی یسوعی لوگوں نے چوہڑوں کے ایک بڑے حصّہ کو جذب کرلیا ہے اور باقی کی حفاظت کے لئے والمیکی سبھائیں قائم ہونا چاہتی ہیں۔ ہندو تو چوہڑوں اور ڈوموں تک کو اُٹھانے کو آمادہ ہیں اور ہم ہیں کہ اپنی ذات پرستی اور **استخواں فروشی** کے نشہ میں سرشار ہیں اور ہم چو ما دیگرے نیست کہکر ان لوگوں سے بات تک بھی کرنا نہیں چاہتے جنکو اپنے ذہن میں **رذیل** سمجھتے ہیں آہ! ؎

خبیں دین سنے دل غیروں کے آ کے تھے ملائے
اس دین میں بھائی سے اب بھائی جدا ہے

دارالسلطنت ہند اور احمدی اخبار

جب سے دہلی ہندوستان کا دارالسلطنت قرار پایا ہے مختلف قوموں نے اسبات کی کوشش کی ہے کہ وہاں سے ان کے جرائد شائع ہوں تاکہ وہ اپنے قومی حقوق کی حفاظت کرنے کی کوشش کریں اور گورنمنٹ ہند پر اپنی قومی **ضرورتوں** کا جن میں گورنمنٹ کا ہاتھ کام کرسکتا ہے اظہار کرتے رہیں۔ **مسلمانوں** کا مشہور پولٹیکل پرچہ **کامریڈ** دہلی پہنچگیا ہے اور عنقریب اسی دفتر سے ایک **روزانہ اخبار** اردو میں بھی **شائع** ہونے لگیگا جس کی اڈیٹری کے لئے مولانا **ظفر** ایسا قابل اور فہیم جبا نویس منتخب کیا گیا ہے **آریوں** نے بھی اپنے **لیڈنگ پیپر** ست دھرم پرچارک کو گروکل جیسی جگہ سے منتقل کرکے دہلی پہنچا دیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسی دفتر سے ایک اردو اخبار بھی شائع ہوگا۔ ایسا ہی عام ہندو صاحبان کی طرف سے **کھوسلہ برادرز** ایک شاندار روزانہ کے اجراء کی فکر میں ہیں۔ دوسرے اخبارات بھی اپنے ہیڈ کوارٹر تبدیل کرنے کی فکر میں ہیں۔

فی الحقیقت **دارالسلطنت سے اخبارات** کی کثرت اشاعت مفید اور ضروری چیز ہے۔ ہماری **قومی** ضرورتوں کے اظہار کے لئے بھی **دہلی** سے ایک **اخبار** کی ضرورت ہے مگر اس کے لئے ہمیں کسی جدید کوشش کی حاجت نہیں ہمارا ایک اخبار **الحق** پہلے سے وہاں موجود ہے اور وہ ایک قابل قدر پرچہ ہے۔ اگر ہماری جماعت اس اخبار کے دائرہ اشاعت کو بڑھانے میں سعی کرے تو وہ ایک مخصوص پرچہ دہلی سے سلسلہ کی مفید خدمت کرنے کے لئے اور بھی قابل ہو سکیگا۔

وباللہ التوفیق

احمدی خاتون

احمدی خاتون کا پہلا پرچہ چار سو چھاپا گیا ہے اور کسی کو بھی بدوں وصولی قیمت بھیجنے کی کوشش نہیں کی گئی رسالہ کے متعلق حوصلہ افزا خطوط آرہے ہیں اور بعض مفید مشورے اس کی ترتیب وغیرہ کے مل رہے ہیں ایک دوست نے نام کے متعلق بھی اصلاح کا مشورہ دیا ہے۔ میں ابھی کچھ عرض نہیں کرتا کہ ان امور کے متعلق کیا عملدرآمد ہوگا۔ میری کوشش خدا تعالٰی کے فضل وتائید سے یہ ہوگی کہ میں اس رسالہ کو مستورات کے لئے ایک مفید اور کارآمد مشیر بنا سکوں جو تبدیلیاں اور ترقیاں رسالہ کی **ترتیب** مضامین اور اس کی ظاہری حالت کے متعلق ہونگی وہ انشاءاللہ اس کے ہر آنیوالے نمبر کے مطالعہ سے ہی معلوم ہوسکینگی۔

بعض احباب نے لکھا ہے کہ ان کے گھروں میں پڑھی ہوئی مستورات نہیں اس لئے رسالہ انھیں کیا مفید ہوگا۔ یہ خیال درست نہیں **احمدی خاتون** کا اجراء ہی تعلیمی مذاق پیدا کرنے کے لئے ہوا ہے میں نے دیکھا کہ جب ستیہ دھرم پرچارک آریہ اخبار اردو سے ہندی کردیا گیا تو اس کے ناظرین میں سے جماعت کثیر نے اس کے لئے ہندی پڑھنی شروع کردی تو کیا **احمدی خاتون** کیلئے ہماری **احمدی بہنیں** اردو پڑھنے کی کوشش نہ کرینگی **احمدی خاتون** ہر گھر میں پڑھا جانا چاہئے۔ اگر عورتیں نہیں پڑھ سکتیں تو جب تک وہ اس قابل ہوں انھیں پڑھکر سنائیں۔ پھر انھیں خود پڑھنے کا شوق پیدا ہو سکیگا۔ اس رسالہ کی قیمت ۲/۱ ۱ سالانہ ہے جو پیشگی لیجائیگی اور بدون وصول قیمت کسی کے نام جاری نہیں کیا جاویگا

وباللہ التوفیق

ایک اخلاقی جنگ

کچھ عرصہ سے مختلف شہروں میں بدکاری کے خلاف ایک اخلاقی جنگ شروع ہو رہی ہے اور اس کی ابتداء لاہور سے ہوئی جبکہ انارکلی بازار سے بدکار عورتوں کو میونسپل کمیٹی نے نکالدیا اس کی تقلید مختلف شہروں میں ہو رہی ہے۔ دوسری طرف جو بدکار اور پیشہ ور عورتیں ہندوستان سے باہر آتی ہیں ان کے خلاف ایک قانون زیر تجویز ہے ان آثار کو دیکھکر ہر شخص جو دنیا میں پاکیزگی اور عفت کے پھیلانیکا خواہشمند ہے خوش ہوتا ہے اور ان آثار کو مبارک سمجھتا ہے مگر اس جدوجہد اور اخلاقی جنگ میں بڑے استقلال کی ضرورت ہے۔ اگر بدکار عورتوں کے متعلق قانونی قیود میں اضافہ کیا جاوے تو بڑھتی ہوئی دلیری اور جرأت رک جاوے۔ اور عام آزادی نے جو نقصان پہنچایا ہے اس سے ایک حد تک مخلصی ہو جاوے۔ دوسری طرف اسبات کی بھی ضرورت ہے کہ ان عصمت فروش لوگوں کو بدکاری کی عقوبت اور سزا سے مذہبی رنگ میں ڈرایا جاوے اور انھیں نیکی اور پاکیزگی کی طرف متوجہ کیا جاوے بہرحال یہ جنگ ص۱ ایک مبارک جنگ ہے۔ اور اس کے ذریعہ نوجوانوں کے چال چلن پر اچھا اثر پڑنے کی توقع ہے۔ ہاں یہ صرف سیاہ کار عورتوں کے اڈے بدل دینے سے ہی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ ایسی عورتوں کو شہر میں کوئی [illegible]

اس عالمگیر مصیبت سے فائدہ اٹھاؤ

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

اسلامی دنیا آج جس عالمگیر مصیبت میں مبتلا ہے وہ کوئی مخفی امر یا راز کی بات نہیں۔ دنیا کے ہر حصہ میں جہاں مسلمان موجود ہیں خواہ وہ رعایا ہیں یا حکمراں کسی نہ کسی آفت اور دکھ میں مبتلا ہیں اور اکیلی اسلامی سلطنت **ٹرکی** تو آج بتیس ۳۲ دانتوں میں زبان ہو رہی ہے۔ مراکش وغیرہ پہلے ہی ہاتھوں سے نکل چکے ہیں۔ **طرابلس** بھی سر دست ہاتھ سے گیا **ایران** ویران ہو چکا۔

اگرچہ ان مصیبتوں کو سہتے سہتے ہم عادی ہو گئے ہیں اور اب کوئی مصیبت شاید کوئی مصیبت ہی معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن پھر بھی ٹرکی کے خلاف جو **جنگ اغراب** شروع ہوئی ہے اور اس جنگ کو صلیبی لڑائیوں کا سا رنگ دیا جا رہا ہے اس سے اندیشہ ہوتا ہے کہ **مسلمانان عالم** کو ایک سخت **خطرہ** کے مقابلہ کے لئے طیار ہونا پڑیگا

میں اس جنگ کی **نوعیت** یا اس کے متعلق مسلمانوں کے فرائض کا ذکر اس جگہ نہیں کرنا چاہتا۔ گذشتہ اشاعت میں مختصراً میں نے بتا دیا تھا کہ مالی امداد کے علاوہ دعاؤں سے ہمیں اپنے ان بھائیوں کی تائید کرنی چاہئے جو ملک و قوم کے لئے اغراب سے لڑنے پر مجبور ہوے ہیں اور ہمیں **گورنمنٹ برطانیہ** کے ماتحت کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہئے جس کے لئے قانون سلطنت اور قانون الٰہی ہم سے مواخذہ کرے۔

اس سے زیادہ لوگوں کے جذبات کو ابھارنا اور ان سے اپیل کرنا میری اپنی سمجھ کے موافق غیر ضروری ہے ہاں ایک خاص بات ہے جس کی طرف میں الحکم کے ذریعہ اپنے ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اس امر پر غور کرنا ضروری ہے کہ ان مصیبتوں اور تکلیفوں کی اصل جڑ کیا ہے؟ کیا وہ خدا جس نے وعدہ فرمایا تھا **انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون** ہم نے ہی الذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں آج اسلام کی حفاظت کو چھوڑتا ہے؟ اور وہ پسند کرتا ہے کہ اس دین کو جسے اس نے اپنے لئے پسند کیا اور برگزیدہ کیا دشمنوں کے ہاتھوں تباہ ہونے کو چھوڑ دے ہے؟

وہ قوم اور **اُمت** جسکو اس نے خیر اُمت کہا تھا جس کو اشداء علی الکفار بنایا تھا آج ایسی ذلیل ہو چکی ہے کہ کفار اس کا نام و نشان مٹا دیں وہ قومیں جو ایک بیکس انسان کو خدا بنا رہی ہیں انھیں پکڑ کر ہلاک کر دیں؟ اگر نفس الامر میں ایسا ہی ہو رہا ہے تو پھر نعوذ باللہ قرآن مجید کی حقیت میں شک واقع ہو گا۔ حالانکہ اس کی شان ہے

لا ریب فیہ

مگر میرے دوستو میں تمھیں یقین دلاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد درست اور **قرآن مجید** کی حقانیت بے شبہ ایک ثابت شدہ صداقت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے **دین کا ناصر و حافظ** اور اپنی برگزیدہ **قوم کا حامی** ہے ہاں اس کے لئے ایک **شرط** ہے کہ

تم اس کی قوم بنو

جب تم اس **اُمت** اور قوم میں داخل ہو جاؤ گے تو تم سے بھی وہی خوارق اور اعجاز ظاہر ہونگے جو اس قوم سے ہوے جنہوں نے خدا تعالیٰ سے رضی اللہ عنہ و **رضوا عنہ** کی آواز سنی جبکہ ایک وحشی اور دنیا میں کس مپرس قوم خدا تعالیٰ کی ہدایتوں پر عمل کر کے دنیا میں تہذیب و شرافت کی بانی اور **حکومت** کی جائز حقدار ہو سکتی ہے۔

تو پھر تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ کی ان ہدایتوں کی موجودگی میں تم سے وہ ساری نعمتیں چھن جائیں یہ ناممکن اور امر محال ہے۔ ہاں جب تم ان ہدایتوں کو پس پشت ڈالدو اور اپنی مرضی اور ہوا کو مقدم کر لو تو پھر قانون الٰہی یہی ہے کہ تم سے نصرت اور تائید چھین لیجائے تائید اور نصرت الٰہی کے لئے سنت اللہ اسی طرح پر واقع ہوئی ہے کہ انسان مومن ہو اور مومن بھی ایسا ہو کہ **رسولوں کی معیت** اختیار کرے۔ جیسا کہ فرمایا۔

انا لننصر رسلنا والذین امنوا

پس جب تک وہ کامل **ایمان** اور **معیت الرسل** تمھیں حاصل نہیں تم اس **نصرت یزدانی** کو جذب کرنے کی **اہلیت** اور قابلیت نہیں پا سکتے۔ اسی ایک راز کے نہ سمجھنے سے تم ذلیل ہو رہے ہو تمھاری نظروں میں **مغربی اصول** ترقی قوم کے لئے رہنما اور استاد کا کام دے رہے ہیں۔ بحالیکہ ان مغربی **اصولوں** کی حقیقت **قرآن کریم** میں موجود ہے۔

قرآن کریم کو قوم نے عملی رنگ میں چھوڑ دیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے

اس قوم کو ترک کر دیا

اور قرآن مجید کے ہی بیان کردہ اصل کے موافق

من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا فی الحیوۃ الدنیا۔

قرآن کریم سے اعراض کرنے والے **مفلسی** اور **قلاشی** کا شکار ہو گئے۔ اور وہ **فلاح** دفوز جسکا مومنین کے ساتھ وعدہ تھا اور جسکو صحابہ نے حاصل کر کے دکھا دیا اس سے یہ محروم ہو گئے۔

اس محرومی اور بے کسی پر اگر یہ ایسی مجرب اور بیخطا **علاج** کی طرف توجہ کرتے تو بہت کچھ مفید اور موثر ثابت ہوتا۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ اس مصیبت کے وقت بھی ان کی نظریں ان زمینی **باتوں** کیطرف

جارہی ہیں جو کبھی **فلاح** کا باعث نہیں ہوسکتی ہیں۔ انسانی فطرت میں یہ امر داخل ہے کہ وہ مصیبت کے وقت خدا کی طرف رجوع کرتا اور اُسے ہی پکارتا ہے۔

پس کس قدر افسوس کا مقام ہوگا کہ اگر مسلمان اس **عالمگیر مصیبت** سے یہ سبق نہ لیں۔

لہذا ضرورت ہے کہ توجہ الی اللہ ہو۔ اور توجہ **الی اللہ** نا ممکن ہے جب تک ایک **امام** کے نیچے کل قوم نہ ہو **قومی وحدت** اور **اخوت** کا یہی راز اور نسخہ ہے جس کو **اسلام** کی عملی شریعت **ہر نماز** میں دکھاتی ہے مگر افسوس ہے کہ مسلمان اس سے غافل اور بے پروا ہیں۔ ان کی نظریں آج ان لیڈروں پر پڑ رہی ہیں جو روپیری سنہری سامانوں سے بہرہ وافر رکھتے ہیں۔ حالانکہ ضرورت ہے ان **رہنماؤں** کی جو اللہ تعالیٰ کی طرف قوم کو متوجہ کریں۔

اگر خدا تمھارے ساتھ ہو تو پھر کل دُنیا تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ لیکن اگر خدا تمھارے ساتھ نہیں تو پھر کل دُنیا کی حشمت و شوکت بھی تمھارے کام نہیں آ سکتی۔

کیا جب مسلمانوں کی سلطنت کا سپین میں خاتمہ ہوا ہے کیا اسوقت ان کے پاس دُنیا کی حکومت اور شوکت نہ تھی؟ کیا آج جو سلطنتیں برباد ہو رہی ہیں وہ اس سے محروم تھیں نہیں ان کے ہاتھ میں سب کچھ تھا مگر جس بات نے انھیں **تباہ** کیا وہ ایک ہی امر تھا

کہ خدا سے صلح نہ تھی

پس خدا سے صلح کرو تاکہ اس کے ملائکہ تمھاری نصرت اور تائید کے لئے آسمان سے اُتریں اور تمھیں بشارت دیں۔

خداداری چہ غم داری

دنیا میں مصائب اور **تکالیف** کی آمد انسانی قلوب میں ایک انقلاب اور **تبتل الی اللہ** کا موجب ہوتی ہے اور قرآن مجید کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب دنیا میں **خدا کے مامور** آتے ہیں تو دُنیا پر ان کی بعثت کے ساتھ مختلف قسم کے مصائب بھی نازل ہوا کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا

ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

یعنی جب تک دنیا میں کوئی **مامور** مرسل نہیں آتا خدا تعالیٰ دنیا میں کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتا۔ اس کی بعثت سے جب اتمام حجت ہو جاتا ہے پھر اس کا انکار عذاب کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور اس عذاب سے غرض یہ ہوتی ہے تا قلوب میں رقت اور **تضرع** پیدا ہو۔ **وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون**

پس اگر ان مصیبتوں کو جو آج **اسلام** اور مسلمانوں پر آرہی ہیں تم مصیبت اور عذاب سمجھتے ہو تو **سنو!** اس سے فائدہ اُٹھاؤ تمھارے قلوب میں رقت و خشیت پیدا ہو اور خدا تعالیٰ کے حضور تمھارے سر جھک جاویں۔ نہ صرف سر بلکہ **دل**۔

اس **مصیبت** سے تمہیں **امام الوقت** کی طرف توجہ ہو اور اس کے ذریعہ سے تم میں **وحدت** اور **اخوت** کی تجدید ہو۔

خدا تعالیٰ کے **مامور** کی آواز تمھیں پہنچی۔ مگر تم نے استہزا سے اسے سُنا اور بے پروائی سے ٹال دیا جن باتوں کا اس نے تم سے وعدہ کیا تھا آج تمھاری آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ تم دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور سنتے ہوئے نہیں سنتے۔

مگر سنو! اور پھر **سنو!** خدا تعالیٰ نے **اسلام** کا بول بالا کرنا چاہا ہے اور اس نے پسند کیا کہ اسی زمانہ میں **اظہار الدین** ہو کر رہے۔ اس مقصد کے لئے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کل انبیا کے **موعود**

مسیح موعود اور مہدی مسعود

کو بھیجا۔ تم نے اس کی آمد کے متعلق جو کچھ سمجھا تھا وہ وہ تمھارا خیالی مغالطہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی تائید اور نصرت سے بتا دیا کہ وہ **خلیفۃ اللہ فی الارض** اور **حجۃ اللہ علی الارض** ہے اس نے تمہیں وہ اصول تعلیم کئے جو **عزت** اور **کامیابی** کی زندگی بسر کرنے کے لئے قرآن کریم میں تعلیم کئے گئے تھے۔

اس کی بات نہ مان کر تم نے جو نقصان اس وقت اُٹھایا ہے وہ تم محسوس کر رہے ہو۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ ابھی تک تمھاری نظریں کسی آنیوالے کا راہ دیکھ رہی ہیں۔

یہ انتظار تمھارے کسی کام نہیں آئیگا۔ تم اسی طرح انتظار میں گذر جاؤ گے جس طرح پہلے گذر چکے۔ آنیوالا آگیا۔ اور پہچاننے والوں نے اسے **شناخت** کیا۔

اگر تم اپنی فلاح چاہتے ہو اور ان مصیبتوں سے مخلصی کے خواستگار ہو تو اس کے پیچھے چلو وہ ایک **صراط مستقیم** دکھا کر اور اپنا **جانشین** چھوڑ کر اپنے **رفیق اعلیٰ** سے جا ملا اور اس کا خلیفہ

نور الدین

اب بھی تمھیں پکارتا۔ اور کہتا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی قوم بن کر منظفر و منصور بن جاؤ تو

دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ اور نیک بنو اور ایک بنو

اور کبھی وہ کہتا ہے کہ **خدا سے ڈر اور سب کچھ کر**۔ یہ اصول ہیں جو تمھیں اخوت اور **وحدت** اور آزادی کا سبق دینگے۔ پس یہ تمھارے لئے **صلوٰۃ** اور **رحمۃ** کا موجب ہو جائینگی۔ اگر تم نے ان کی غرض اور غائت کو سمجھ کر **امام وقت کو شناخت کر لیا**۔ مسلمانوں کی **فلاح** و **فوز** کا راز دامن **امام** کے نیچے مخفی ہے اور اس گم شدہ **متاع** کا کلید بردار اسوقت **نور الدین** ہے۔ اس **دامن** سے وابستگی پیدا کرو اور اپنے متاع کو حاصل کرو۔

میں پھر تمہیں یاد دلاتا ہوں کہ **مسلمانوں** نے جس راہ

سے ترقی کی اور جن اصولوں نے انھیں ہر قسم کی زنجیروں اور غلامی کے اغلال سے نجات دلائی آج بھی وہی تمہارے رہنما اور گرہ کشا ہو سکتے ہیں ان کو چھوڑ کر تم ساری دُنیا کی حکومت بھی لے لو تو تم محتاج اور ذلیل ہی رہوگے۔ اور ان مصائب کا دامن دراز ہی ہوتا جائیگا یہاں تک کہ

فنا کا ہاتھ تمھیں مٹا ڈالے
پس عبرت کا مقام ہے۔ اٹھو اور سنبھلو شور و
بکا کچھ کام نہیں آئیگا یہ مصیبت تمھارے لئے
بیداری کا فرشتہ ہو سکتی ہے اگر
تم اس کے ذریعہ اصل مقصد کو پالو۔

جاوا کے مسلمان

ایک جاوی مسلمان کا بیان

عبدالواحد بن عبداللہ نامی ایک طالبعلم نے جامع ازہر (مصر) کے رواق جاویین سے "المؤید" (قاہرہ) کو لکھا ہے کہ :-

"ملک جاوا کئی جزیروں سے مرکب ہے اس کے شمال میں بحر چین ہے۔ جنوب و مغرب میں بحر ہند اور مشرق میں محیط کاہل حائل ہے۔ ان جزائر میں سب سے بڑا بورنیو ہے اس کے بعد صوبہ مطرا پھر جاوا اور پھر سلیبس ان کے گرد اور بھی چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں۔ لیکن گائنا جدید انہیں شامل نہیں ہے۔ کیونکہ گو وہ طول میں بمقدار ۱۴۲ درجہ کے ہولنڈ کے زیر حکومت ہے (جس کے زیر حکومت خود ملک جاوا بھی ہے۔) تاہم جاوا اور گائنا کے باشندوں کی جنیں مختلف ہیں سوائے چند چھوٹے چھوٹے مقامات کے (جیسے راس الملوک و شمالی بورنیو جو انگریزوں کے قبضہ میں ہیں اور شرقی شمالی تیمور جہاں پرتگال کی حکومت ہے) باقی تمام جاوا ہالینڈ کی نوآبادی میں داخل کر باشندگان جاوا کی تعداد تقریبًا چار کروڑ ہے یہ لوگ مختلف الادیان ہیں۔ لیکن ان کا اکثر حصہ مسلمان ہیں۔ دیگر مذاہب بت پرستی اور مجوسیت ہیں۔ باشندگان جاوا علوم دین و دنیا میں نہایت پس اُفتادہ ہیں صنعت اور دیگر وسائل ترقی سے محض ناواقف ہیں۔ علم کی جانب اُن کو بہت کم رغبت ہے اور سوائے اپنی زبان میں کچھ لکھ پڑھ لینے کے اور زبان انکو بہت کم آتی ہے۔ اور یہ تعلیم بھی انکو اپنی حکومت کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ افسوس کی یہ بات ہے کہ وہاں خاص جاوا یا باہر کا کوئی عالم نہیں ہے جو ان کو امور دینیہ سے آگاہ کرے۔ حال میں ایک ہمدرد نے ایک مدرسہ قائم کرنے کی حکومت (ہالنڈ) سے اجازت حاصل کی تھی جو حاصل ہو گئی تھی۔ باشندگان جاوا کے امراض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ کسی چیز پر اتفاق و اتحاد نہیں کر سکتے۔ یہ اُن کا گویا موروثی مرض ہے اور یہی جاوا میں ہالنڈ کے داخل ہونیکا سبب ہُوا۔ کیونکہ ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ میں بادشاہ بنجاؤں۔ میں اپنی قوم کی مذمت نہیں کرتا بلکہ حقیقت حال عرض کرتا ہوں میں خوش ہوں کہ میرے ابنائے وطن میں سے تین نوجوان قاہرہ کے مدرسہ دعوۃ والارشاد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ وہ بیداری و اجتہاد کی جانب مائل ہیں اور عنایت ایزدی اور اُستاد رشید رضا کی توجہ سے ہمیں اُمید ہے کہ کل کو وہ اپنے وطن کو نور علم کو روشن کرنے اور اس کو گمراہی سے نکالنے میں ایک کارآمد ہاتھ ثابت ہونگے۔ ان کے علاوہ جاوا کے کچھ لوگ قاہرہ میں اور بھی ہیں جو ازہر شریف میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ہمارے وطن میں مسیحیوں کا بڑا زور ہے جو کامیابی کے ساتھ اپنے مذہب کی اشاعت کر رہے ہیں ہر شہر اور قریہ میں اُنھوں نے اشاعت دین کے لئے اپنے مدرسے کھول دیئے ہیں۔ اور لوگوں کی کثرت استعداد اور مسلمانوں میں کسی عالم یا مرشد دین کے نہونے سے اندیشہ ہے کہ مبادا مسلمان اپنے دین سے پھر جائیں۔ یہاں مسیحی دعاۃ یہ کرتے ہیں کہ جہاں موقعہ پاتے ہیں مسلمانوں سے مذہبی گفتگو کرتے ہیں۔ اور چونکہ مسلمان اپنے مذہب سے ناواقف ہیں اور اُن سے کوئی جواب نہیں بن پڑتا اس لئے نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان عیسائی ہوتے چلے جارہے ہیں۔ پھر یہ کہ جو لوگ یورپ کی تعلیم کے لئے جاتے ہیں چونکہ اُن کو اپنے دین کی کوئی تعلیم نہیں ہوتی اس لئے وہ عیسائی ہو کر واپس آتے ہیں۔ عیسائی مسلمانوں کو اپنے مذہب میں لانے کے لئے کثیر سالانہ رقمیں خرچ کرتے ہیں اور چونکہ مسلمان اپنے مذہب سے محض نابلد ہیں اور اُن کے پاس دعاۃ نہیں ہیں لہذا دیگر مذاہب کے لوگ ان کے مذہب میں نہیں آرہے ہیں بلکہ وہ بھی عیسائی ہی ہوتے ہیں۔ آخر میں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو بیدار کرے اور جاوا میں ایسے لوگ پہنچیں جو وہاں کے مسلمانوں کو ان کی موجودہ حالت سے نکالیں ۔

(علی گڑھ گزٹ)

خوست میں فساد اور احمدی قوم

پاؤنیر کے سرحدی نامہ نگار نے ظاہر کیا ہے کہ وادی خوست اور اس کے ملحقہ علاقہ اضلاع میں ہو قت جو فساد کا مواد ہے وہ مذہبی جوش پر مبنی ہے پھر آگے چل کر وہ ظاہر کرتا ہے کہ سید عبدالطیف صاحب کو چونکہ دربار کابل نے قادیانی فرقہ کی سچائی کے اظہار کے جرم میں قتل کر دیا تھا اب مرحوم سید کے مرید اپنے سلسلہ وعظ کو وسیع کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی لوگوں کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ امیر کو مالیہ نہ دو جسپر لوگوں نے عمل کر لیا ہے۔ اس خبر نے پایہ تخت میں صورت تشویش پیدا کر دی ہے۔

یہ خلاصہ ہے پاؤنیر کے اس بیان کا جو اس نے اپنے سرحدی نامہ نگار کے بیان کی بناء پر وادی خوست کے

فساد کے اندیشہ کے متعلق شائع کیا۔ پایونیر کے اس بیان میں ایک غلط بیانی کی گئی ہے جس سے ہمارے **سلسلہ احمدیہ** پر ضمنی حملہ ہوتا ہے اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی اصلاح کروں۔

پایونیر کا نامہ نگار ظاہر کرتا ہے کہ سید عبد اللطیف مرحوم کے مریدوں نے امیر المعظم کو مالیہ نہ دینے کا وعظ کیا ہے۔ یہ روایت سراسر **غلط** اور اتہام ہے احمدی قوم پر اس میں شبہ نہیں کہ **صاحبزادہ عبد اللطیف** صاحب شہید کو سنگسار کرنے میں نہایت بیدردی اور دور از انصاف کارروائی کا نمونہ دکھایا گیا حالانکہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب افغانی لوگوں میں یہ وعظ کرتے تھے کہ **سلطنت برطانیہ** نے مسلمانوں کو بڑے بڑے آرام دیئے ہیں اور **ہندوستان** کے مسلمان انگریزی سلطنت کے سایہ میں نہایت امن اور آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اس لئے جو لوگ ایسے محسن اور نفع رساں گورنمنٹ کے خلاف جہاد کو غلط معنوں میں استعمال کر کے آئے دن سرحدی چوکیوں پر حملے کرتے اور غازی کہلاتے ہیں یہ دیوانگی اور سراسر خلاف اسلام ہے۔ چونکہ افغانستان کے قبائل **انگریزوں** یا دوسرے کافروں کو مار ڈالنا کار ثواب سمجھتے تھے اور صاحبزادہ صاحب اس سے منع کرتے تھے انھوں نے امیر کو ان کے خلاف بھڑکا کر سنگسار کرا دیا۔

صاحبزادہ **عبد اللطیف** شہید نے **اظہار حق** کو نہ چھوڑا اور جان دیدینا آسان سمجھا۔ مگر باوجودیکہ ان کی جماعت پچاس ہزار سے زیادہ کابل اور خوست میں پھیلی ہوئی تھی انھوں نے نہایت **صبر** اور **حوصلہ** کے ساتھ اپنے **اُستاد** اور **مرشد** کے اس جانگداز واقعہ کو دیکھا۔ وہ وقت تھا اگر وہ چاہتے فساد کرتے مگر چونکہ جب صاحبزادہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے تو ان کی ساری جماعت اسی سلسلہ میں شامل ہو گئی اور **سلسلہ عالیہ احمدیہ** کبھی یہ تعلیم نہیں دیتا کہ کسی قسم کی **بغاوت** کی راہ اختیار کیجاوے۔ اسلئے ان لوگوں کو اس سلسلہ میں شامل ہونے کیوجہ سے یہ جرأت ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنے **بادشاہ وقت** کے خلاف ذرا بھی جوش کا اظہار کریں۔

اسوقت جبکہ ان کا جان سے زیادہ عزیز اُستاد سنگسار کیا جاتا تھا اُنھوں نے کسی قسم کے جوش کا اظہار نہ کیا۔ جب صاحبزادہ مرحوم کے بچوں کو زیر حراست کر لیا گیا اور اُن کی جائداد ضبط کر لی تو اُسوقت جو قدرتی جوش کا وقت تھا وہ خاموش رہے تو اب ان سے ایسی حرکت کا منسوب کرنا ہمارے سلسلہ کی **صریح ہتک** ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ امیر نے صاحبزادہ عبد اللطیف کے سنگسار کرنے میں **جلد بازی** اور عدم مآل اندیشی سے کام لیا اور مُلّاؤں کے اثر کے نیچے اس نے ایک **معصوم سید** کی جان لی۔ اس کے متعلق جب امیر صاحب ہند میں آئے تو ہم نے اپنے اخبارات کے ذریعہ انھیں ان کی اس پولیٹیکل اور مذہبی غلطی سے آگاہ کیا۔

مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ہماری قوم ان کے ماتحت کوئی ایسی حرکت کرے جو سلسلہ کی ابتدائی ہی تعلیم کے خلاف ہو **بغاوت** کی راہوں سے بچنے کا عہد شرائط بیعت میں داخل ہے پھر یہ ممکن ہے کہ **احمدی ایسا خیال بھی کر سکے**۔

اور نہ اسلام اس کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ لوگ وقتاً فوقتاً یہاں آتے اور ہر مرتبہ اپنے دلوں میں یہ یقین لیکر جاتے ہیں کہ **بادشاہ وقت** کی اطاعت اس سلسلہ کی تعلیم کا جزو اعظم ہے۔ خواہ وہ بادشاہ ہمارے مذہب کا بھی نہ ہو۔

ہاں یہ بھی سچ ہے کہ **گورنمنٹ برطانیہ** کے برکات کو دیکھ کر اور اس مذہبی آزادی کو پا کر جو یہاں ہر شخص کو حاصل ہے وہ **اپنے ہاں** کی قیود اور پابندیوں کو شدید سمجھتے ہیں اور **گورنمنٹ برطانیہ** کے احسانات کو ترجیح دیتے ہیں۔ مگر اس کا یہ نتیجہ نہیں کہ وہ اپنی سلطنت کے خلاف کوئی باغیانہ تحریک کریں۔ ایسے لوگ قطعاً اس سلسلہ میں نہیں رہ سکتے۔

پس **پایونیر** کے سرحدی نامہ نگار نے سخت غلطی کھائی اور غلط فہمی پھیلائی ہے۔ سلطنت افغانستان میں ایک کثیر جماعت اس سلسلہ کی مختلف حصص میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور وہ خدا کے فضل اور اسی سلسلہ کی عام تعلیم کیوجہ سے **امن جو** اور **امن پسند جماعت** ہے ہمیشہ ان میں سے اکثر لوگ یہاں آتے اور قرآن مجید پڑھتے اور تازہ بتازہ یہ نصائح لیکر جاتے ہیں کہ

بادشاہ وقت کی اطاعت کرو

اور یہ اطاعت **مذہبی احکام** کے نیچے ہے۔ پس **پایونیر کی خبر محض غلط** یا کم از کم غلط ذریعوں پر مبنی ہے۔ آئندہ ایسی خبروں سے احتیاط چاہیے۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہماری جماعت جو وہاں رہتی ہے وہ دیوانہ سر سرحدیوں کو جہاد کے **غلط مفہوم** سے ضرور آگاہ کرتی رہتی ہے اور انھیں بتاتی رہتی ہے کہ تمھاری یہ سرحدی چھیڑ چھاڑ اور ڈاکہ زنی خدا تعالیٰ کے حضور سخت گناہ اور نافرمانی ہے۔ اور تم نے جو بے **گناہوں** کے قتل کرنے کے فعل کا نام **غازی پن** رکھا ہے یہ سراسر بیہودہ اور **حماقت** ہے۔ ہاں وہ یہ بھی تعلیم دیتے ہیں اور اس کی اشاعت کرتے ہیں کہ کوئی ایسا **مہدی** ہونے والا نہیں جو دنیا میں آکر **مذہب کے نام سے "تلوار چلائیگا"** اور زمین پر خون کی ندیاں بہائیگا۔ ایسے **خونی مہدی** کی **اسلام** کو کوئی ضرورت نہیں اور نہ کوئی ایسا **مسیح** آسمان سے اُتریگا جو اس خونریزی میں اس کا معاون ہو۔ یہ باتیں غلط اور سراسر خیالی ہیں۔ ان کی حقیقت سے تم ناواقف ہو آنے والا مسیح اور مہدی آچکا اور وہ **شہزادہ امن** کی حیثیت سے آیا اس نے **صلح کا سفید جھنڈا** بلند کر دیا ہے۔ یہ ایسی پاک تعلیم ہے جس سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور جس جس قدر مسلمان اس تعلیم پر عمل کرتے جائینگے اور اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائینگے خدا کے فضل سے اسی قدر